مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام صحت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ جمعہ کے بعد کسی قدر ضعف کی شکایت ہو گئی احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کل طلبائے مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان تقریری مقابلہ زیر صدارت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ہوا۔ جس میں جری اللہ جماعت نہم تعلیم الاسلام ہائی سکول اول محمد شفیع صاحب اشرف مدرسہ احمدیہ دوم اور عبدالشکور صاحب مدرسہ احمدیہ سوم رہے اور انعامات حاصل کئے

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ ش | جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۷

احمدیت

آنحضرت سرور دو عالم جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مکی زندگی کا مطالعہ کیا جائے۔ اور ان مصائب پر نظر ڈالی جائے۔ جو ان کے اولین ایمان لانے والوں پر ٹوٹے اور اس استقامت اور قوت ایمان کو پیش نگاہ رکھا جائے۔ جس کا مظاہرہ ان اذیت رسیدگان نے کفار مکہ کی جفاکیشیوں اور ستم آرائیوں کے مقابلہ میں کیا۔ اور پھر ان عظیم الشان اور معجزانہ قربانیوں کا جائزہ لیا جائے جو اولین کلمہ گویوں نے کیں تو کون ہے جو نہ پکار اٹھے۔ کہ حقیقی اسلام کی بنیاد یہیں پڑی ہے۔ یہ شرف صرف مکہ معظمہ ہی کی سرزمین کو حاصل ہے۔ اور اسی کی تپتی ہوئی ریت پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ننگے بدن لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھے جاتے تھے۔ کہ ہلنے بھی نہ پائیں۔ یہیں ان کے گلوئے پاک میں رسی باندھ کر لونڈوں کے حوالے کیا جاتا تھا۔ کہ گلیوں اور بازاروں میں انہیں گھسیٹتے پھریں۔ یہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسی سے باندھ کر خود آپ ہی کے چچا نے خوب پیٹا۔ حضرت ابوذر رضی کو یہیں مار مار کر ادھ موا کر کے ڈال دیا جاتا تھا اور یہیں حضرت زبیر کو چٹائیوں میں کس کر ان کی ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت خباب۔ عمار۔ سمیہ۔ یاسر۔ صہیب ابو فکیہہ۔ لبینہ۔ زنیرہ۔ نہدیہ اور ام عبیس رضی اللہ عنہم یہ تمام ستارے اسی آسمان پر طلوع ہوئے۔ اور آج تک ان کی چمک نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہے یہ تھیں وہ اینٹیں جو قصر احمدیت کی بنیاد میں لگائی گئیں۔ اسی فضا میں خود آنحضرت کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے تھے یہیں سجدے کی حالت میں آپ کی پیٹھ پر اونٹ کا معدہ معہ غلاظت ڈالا گیا۔ اس سرزمین کے چپہ چپہ پر آپ کی مخالفت کی گئی۔ اور (عیاذاً باللہ) آپ کو گالیاں دی گئیں۔ اور آپ کی ہر طرح سے توہین کی گئی۔ اسی خطے کے ایک حصہ شعب ابی طالب میں متواتر تین سال تک آپ کو آپ کے خاندان اور آپ کے نام لیواؤں کو نظر بند رکھا گیا۔ الغرض یہی وادِ غیر ذی ذرع ہے۔ جس کی خشک چٹانوں کی ایک غار سے آفتاب رسالت طلوع ہوا دنیا کا کوئی مقام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو قربانیاں یہاں دی گئیں۔ ان کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ جہاد فی سبیل اللہ کا اس سے بہتر نمونہ کہیں نظر نہیں آیا۔ کیونکہ اس جہاد کے کرنے والے کے لئے ہر لمحہ اذیت ایک راحت اور ہر لمحہ درد ایک بشارت ہے۔ بس یہی وہ پہلا مقام ہے۔ جہاں نبی کریم احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے پونے چودہ سو سال ہوئے احمدیت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو ہجرت میں چمکی۔ مدینہ میں پہنچ کر جلالی رنگ میں ظاہر ہوئی روح احمدیت ہی تھی۔ جس نے بدر و حنین میں اپنے کرشمے دکھائے۔ اور فتح مکہ کے وقت لا تثریب علیکم الیوم کی بے نظیر مثال دنیا کی تاریخ میں قائم کر دی۔

احمدیت ہی خلافت راشدہ کی پشت و پناہ تھی۔ صدیق اکبر رضی کا قیام دین۔ فاروق اعظم رضی کی سیاست۔ عثمان غنی کی رواداری حیدر کرار رضی کی شجاعت۔ سلمان رضی۔ ابوذر رضی کا فقر اور خالد رضی و طلحہ رضی کی شمشیروں پر یہی رنگ چڑھا ہوا تھا۔ حضرت حسن رضی نے زہر اور حضرت حسین رضی نے تیر و خنجر کھا کر اس رنگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی نے اسی چشمہ رحمت سے بادشاہت کی نہر نکالی جو بڑھتے بڑھتے ایک ذخار سمندر کی صورت اختیار کر گئی۔ اگرچہ رفتہ رفتہ یہ چشمہ آب حیات حکومت فرماں روائی کے بحر ظلمات میں چھپ گیا۔ مگر ہر وقت احمدیت کے خضر پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے دولت کے سکندروں کی راہ نمائی بھی کی۔ اور کجروی کے وقت ان کا مقابلہ بھی کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ امام ابوحنیفہ۔ امام احمد بن حنبل امام شافعی۔ امام مالک۔ امام غزالی۔ امام ابن تیمیہ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی۔ مولانا روم ابن عربی رحمہم اللہ تعالےٰ لاکھوں چاند مطلع اسلام پر چڑھے اور اپنی اپنی چاندنی پھیلا گئے۔ زہر پئے۔ قیدیں بھگتیں کافر کہلائے۔ سنگسار کئے گئے مگر حقیقی اسلام کو جس کا آغاز رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں سے ہوا تھا۔ سلطنتوں کے استبداد۔ ظلم و تعدی فسق و فجور۔ تعیش وغیرہ امراض تباہ نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ جب تاتاریوں نے اسلامی سلطنت کی بیخ و بن اکھاڑ دی۔ تو علمائے وقت نے احمدیت ہی سے فاتح کو مفتوح کیا۔ اس طوفان کی وجہ سے ہزاروں موتی شرق و مغرب میں بکھر گئے۔ خود ہندوستان میں ملک صفت نفوس پیدا ہوئے۔ خواجہ اجمیری۔ علی ہجویری۔ میاں میر وغیرہم نے احمدیت کے نور سے اس ظلمت کدے کو منور کر دیا۔ بڑے بڑے جبار بادشاہوں نے ان کے در کی جبہ سائی کی۔ مگر افسوس صد افسوس اس کے باوجود جاہلیت نے خود علماء و شیوخ کو بھی اپنے حلقہ آغوش میں لے لیا۔ اور آسمانی پانی دنیا کے چشموں سے خشک

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دن گذر رہے ہیں۔ وقت گذر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ وہ قربانی جو پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائیداد یا آمد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے یا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

ہو گیا۔ حکومت کے قصر ہائے فلک بوس جن کے سائے شش جہات میں پھیلے ہوئے تھے۔ متزلزل ہو گئے۔ دلوں پر مایوسیاں چھا گئیں۔ اور منحوسیوں نے اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ کیونکہ سلطنت کی بنیاد احمدیت کی چٹان سے سرک کر دنیا پرستی اور زرطلبی کے ریتے پر جا پڑی۔ زمین و آسمان سے آوازیں آنے لگیں۔ کہ "حکومت کی جو تلوار لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا میں قائم کرنے کے لئے مسلمان کے ہاتھ میں دی گئی تھی۔ اس نے اپنا حقیقی کام چھوڑ دیا ہے اس لئے اب یہ تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی جائے۔" اس پر دشمنوں نے جو پہلے ہی اس تاک میں بیٹھے ہوئے تھے موقع پاتے ہی۔ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔" زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ یہ تاریکی خود مسلمانوں ہی نے اپنے اعمال سے پھیلائی۔ جاہل علماء نے ان کی تائید قرآن کریم کی آیات اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ دشمنوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اور بھی خورشید اسلام کے چہرے پر باطل کی گھٹائیں چڑھا دیں۔ مطلع عالم پر کامل تاریکی چھا گئی۔ ایسا ہونا ضروری تھا۔ اگر ایسی گھپ اندھیری رات نہ چھاتی۔ تو خورشید اپنی شعاعوں کے تیر تاریکی کے سینے میں پورے زور سے نہ مارتا۔ زیادہ حبس زیادہ باران رحمت کی خوشخبری دیتا ہے۔ سعید روحیں تلملا اٹھیں ان میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ آخر سرہند کی مقدس زمین سے ایک بجلی چمکی۔ جس کی روشنی تاریکی کو پھاڑتی ہوئی چار سو پھیل گئی۔ یہ آواز تھی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی۔ جس نے یہ جانفزا مژدہ سنایا۔

"ایں زماں حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدم یا بد
و مظہر ذاتِ احد جل سبحانہٗ گردد"
(رسالہ مبدأ و معاد)

آپ کے بعد اس آواز کو بلند سے بلند تر کرنے والی ہستیاں پیدا ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے صاف اشاروں کے بعد سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے تو احمدیت کے دوبارہ ظہور کے قرب کی نشاندہی اپنی جان دے کر کر دی۔

ساعتِ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

آخر وہ آفتاب احمدیت جس کی آمد کے لئے قومیں چشم براہ تھیں۔ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قریہ قادیان سے جری اللہ فی حلل الانبیاء مہدی معہود و مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کی صورت میں طلوع ہوا۔ اور خود آپ نے اور آپ کے جاں نثاروں نے از سر نو لوائے احمدیت فضائے آسمانی میں لہرایا۔

دنیا نے پھر احمدیت کی وہی شان اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ جو آغاز میں سرزمین مکہ نے دیکھی تھی۔ کفر کے فتوے لگے مغلظات سنے گئے۔ بائیکاٹ ہوئے۔ قتل کے حملے۔ مقدموں کے جال بچھائے گئے۔ جلاوطنیاں۔ غرض کونسا ظلم۔ کونسی سفاکی ہے۔ جو حضرت احمد علیہ السلام اور ان کی کمزور و ناتوان جماعت پر روا نہ رکھی گئی۔ لیکن جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔ تمام دنیا کی طاقتیں متحد و متفق ہو کر بھی اس کو نہیں ٹال سکتیں۔ مخالف طوفانوں کو چیرتے ہوئے اپنے اولوالعزم امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت کے مجاہد دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ پہنچتے رہیں گے۔ تا آنکہ تاریک سے تاریک کونے بھی اسلام کے نور سے منور نہ ہو جائیں۔

غیر منتخب واقفین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جن واقفین زندگی کو ابھی تک منتخب نہیں کیا گیا۔ وہ اپنے تازہ پتہ کے متعلق ہر تین مہینہ میں ایک مرتبہ وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان کو اطلاع دیا کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔

(۲) شیخ احمد اللہ صاحب قریشی منزل دار العلوم عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

(۳) شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور میاں رحمت علی صاحب دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ...

سکھ صاحبان غور فرمائیں

از مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی قادیان

کچھ عرصے سے پنجاب میں فسادات کی وجہ سے سیاسی فضا اس قدر مکدر ہوگئی ہے۔ کہ درست ہونے میں نہیں آتی۔ سرخضر حیات کا وزارت سے مستعفی ہونا تھا۔ کہ بعض سکھ اور ہندو لیڈروں نے جوشیلی تقریریں کر کرکے ہونے والے فسادات کے لئے پورا پورا سامان مہیا کردیا۔ یہ آگ لاہور سے بھڑکی۔ اور دائیں بائیں پھیلتی ہوئی گوڑگانواں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان تک جا پہنچی۔ اور سارے پنجاب کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اب صوبے کا امن برباد ہو چکا ہے۔ زندگی غیر یقینی ہوگئی ہے۔ جان و مال کی حفاظت موہوم سی نظر آتی ہے۔ اگر اس آگ کو پھیلنے سے اسی وقت روک دیا جاتا۔ تو بہت سا نقصان جان و مال کا جواب ہؤا ہے وہ نہ ہوتا۔ اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہندو مسلمان اور سکھ لیڈر آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور اپنے صوبے کی بہتری کی تجاویز پر غور کریں۔

بعض اصحاب نے اپنے مخصوص مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز کی ہے۔ لیکن جہاں یہ تجویز شر انگیز ہے۔ وہاں غیر مفید اور نقصان دہ بھی ہے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن سکھوں کی طرف ہے۔ ان کے بعض داناؤں نے یہ تو سوچ لیا۔ کہ پنجاب کی تقسیم کر کے مشرقی پنجاب میں سکھوں کی ایک خود مختار ریاست بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہ سوچا کہ سکھ قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہ اس کو مضبوط کس طرح بنا سکتے ہیں۔ سکھوں کی وہ بستیاں جو پاکستان میں ہونگی۔ ان کی حفاظت کا کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ اور سکھوں کے وہ مقدس مقامات جو اسلامی ریاست میں ہونگے۔ ان کی حفاظت کا کیا انتظام ہوگا۔ اور پھر وہ غیور مسلمان جو سکھ ریاست میں ہونگے۔ سکھوں کے کس طرح وفادار بن سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی مرضی کے خلاف ان کو سکھ ریاست میں رہنے پر مجبور کردیا جائے گا۔ آبادیوں کا تبادلہ تمام حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔ پھر سکھوں اور مسلمانوں کو دو دو حصوں میں تقسیم کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ضلع لدھیانہ میں سکھوں کی آبادی تمام اضلاع کے مقابلہ میں زیادہ ہے لیکن اسی ضلع لدھیانہ میں مسلمانوں میں راجپوت جاٹ اور گوجر اور الراعی قوم کے لوگ بھی کثرت سے آباد ہیں۔ راجپوت صاحب ریاست رہے ہیں۔ اور اب بھی وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں زیادہ صاحب حیثیت اور بارعب قوم ہیں۔ وہ اس امر کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ کہ ان کو ان کی مرضی کے خلاف سکھوں کی غلامی میں دے دیا جائے۔ صرف اس لئے کہ سکھوں کی ایک خود مختار ریاست بن سکے۔ لدھیانہ کے ساتھ ہوشیارپور اور جالندھر کے اضلاع ملتے ہیں۔ جن میں راجپوت برادری مسلسل پائی جاتی ہے۔ اور الراعی قوم کے لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو جالندھر۔ لدھیانہ اور ہوشیارپور میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی ہیں۔ جو اپنی تعلیمی اور اقتصادی حیثیت سے دوسری مسلمان اقوام سے کسی طرح کم نہیں۔ ایسے حالات میں ان تمام مسلمانوں کو ان کی مرضی کے خلاف سکھوں کے قبضے میں دے دینا ان کو غلام بنانے کے مترادف ہے۔ اور یہ حالت زندہ قومیں کبھی برداشت نہیں کرسکتیں۔

سب سے ضروری بات جس کی طرف میں سکھ صاحبان کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں صرف پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے۔ جس کو سکھ اپنا کہہ سکتے ہیں۔ ان کے مقدس مقامات پنجاب کے مختلف اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ امرتسر۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ غرضیکہ کوئی بھی ضلع ایسا نہیں جہاں ان کے کسی مذہبی بزرگ کی یادگار میں کوئی گوردوارہ بنا ہؤا ہو اس لئے سکھوں کو تمام اضلاع پنجاب سے ایک جیسا تعلق ہے۔ اور ہونا چاہیئے تقسیم پنجاب خود سکھوں کے لئے بھی ایسی مضر ہے۔ جیسی مسلمانوں کے لئے ہاں اگر فائدہ ہے تو ہندو صاحبان کا کہ ایک سکھ ریاست کے بننے سے ان کے مفاد سکھ ریاست میں بھی نمایاں ہو جائینگے۔ اور وہ سکھوں کے ملک میں اپنا اقتصادی جال بچھا سکیں گے۔ تمدنی یا سماجی طور پر سکھ چونکہ ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ اس لئے ہندو صاحبان سکھوں کو اپنا ہی ایک جزو سمجھ کر اپنا الو سیدھا کرتے رہے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سکھوں اور مسلمانوں کا مذہبی رنگ میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مذہبی طور پر سکھ مسلمانوں سے نہ علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ کبھی ہوئے ہیں۔ اگر وہ اپنی تاریخ پر غور فرمائیں۔ تو ان کو قدم قدم پر اپنا مذہب اسلام کے شیشے میں نظر آئے گا۔ تعلیم اور طریق عبادت وہی ہے۔ جو اسلام میں رائج ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کو دیسی یا پنجابی رنگ دے دیا گیا ہے۔ لیکن پنجاب میں ہندوؤں کی کوئی ایسی یادگار نہیں۔ جس کو تاریخی کہا جاسکے۔ یا مذہبی قرار دیا جاسکے۔ پس سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات ایسے ہیں۔ جن کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب مجاہد کی تشویشناک علالت

لنڈن ۱۵ مئی جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کا بایاں پھیپھڑا مادۂ دق سے متاثر ہے۔ وہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز میں بلند آواز سے دعائیں

سوال۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) امام اگر اپنی زبان میں مثلاً اردو میں باواز بلند دعا مانگتا جاوے۔ اور مقتدی آمین کہتے جائیں۔ تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو۔

جواب۔ دعا کو باواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو فرمایا ہے تضرعاً وخفیۃ اور دون الجھر من القول

عرض کیا قنوت تو پڑھ لیتے ہیں

فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آچکی ہیں وہ بے شک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں۔ وہ دل میں ہی پڑھنی چاہئیں (البدر [illegible])

روزنامہ "تنویر" لکھنؤ اور تبلیغ اسلام

(از مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی)

لکھنؤ کے مشہور مسلم لیگی آرگن روزنامہ "تنویر" کے ۲۰ مئی کے پرچہ میں مدیر محترم نے "تبلیغ سے غفلت" کے موضوع پر لیڈر لکھا ہے۔ جسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ الحمد للہ مسلمانوں کو بھی اپنے مرض کا احساس ہونے لگا ہے۔ بیشک اس مرض کے اصل علاج سے وہ تا حال محروم ہیں۔ اور اس مصیبت کا صحیح حل وہ تلاش نہیں کر سکے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صحیح حل اور اصل علاج آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ لیکن فی الحال یہ احساس بھی غنیمت ہے۔ کیونکہ اگر یہ قائم رہا۔ تو ان شاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے صحیح علاج کو قبول کرنے کی طرف ان کی راہنمائی فرمائے۔ اور اندھیرے سے نکال کر انہیں نور میں لا کھڑا کرے۔

"تنویر" اخبار کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

"تبلیغ اسلام ہر مسلمان مرد و عورت پر حسب استطاعت و استعداد لازم ہے۔ افسوس ہے۔ کہ سب سے زیادہ غفلت اس باب میں ہندوستان کے مسلمانوں نے برتی ...... سب سے بڑی چیز جس نے اسلام کو مفتوح اقوام اور مغلوب ممالک میں مقبول و دلعزیز بنایا۔ وہ خود ان مبلغوں کی صحیح اسلامی زندگی تھی۔ ان کی گفتار اور کردار۔ عبادات اور معاملات۔ ہر چیز اسلام کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہونے کے باعث۔ ساری دنیا کے لئے جو طرح طرح کی بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار اور اخلاق حسنہ سے محروم تھی۔ باعث کشش تھی۔ ...... افسوس ہے کہ ہندوستان کے مسلم بادشاہوں نے ...... تبلیغ اسلام پر ادنیٰ سی توجہ نہیں کی۔ اور بادشاہوں سے بھی بڑھ کر ان علماء و مشائخ کا طرز عمل دنیا میں قابل افسوس اور آخرت میں قابل مواخذہ رہا۔ جنہوں نے اس فریضہ سے غفلت برت کر ہندوستان میں مسلم قوم کی آج یہ حالت کر دی ...... تبلیغ اسلام میں سب سے بڑی رکاوٹ خود مسلمانوں کی غیر اسلامی زندگی ہے۔ اگر آج مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں سچا مسلمان بن جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اثر اس کے ہمسایوں پر نہ پڑے۔ اس کی زندگی روز مرہ کی زندگی ہی ایک مستقل تبلیغ ہوگی۔ پتھروں کو گداز کرنے والی۔ سنگ دلوں کو نرم بنانے والی۔ اور شدید سے شدید گمراہوں کو بھی راہ راست پر لانے والی۔"

ایڈیٹر صاحب "تنویر" نے بالکل درست فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی تباہ حالی اور بربادی کا اصل سبب دین سے دوری اور تبلیغ اسلام سے غفلت اور لاپرواہی ہے۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے مسلمانوں کو ان کی اس غفلت کی طرف توجہ دلاتی رہی ہے۔ آج سے بہت عرصہ پیشتر پنجاب کے فسادات کے پہلے اور بعد بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس چیز کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ اگر مسلمان فریضہ تبلیغ پر عامل رہتے تو آج ان کو بہار اور گڑھ مکتیشر وغیرہ میں تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

مدیر "تنویر" کا یہ ارشاد بھی بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ مسلمانوں کی خستہ حالی کی تمام تر ذمہ داری ان کے علماء اور مشائخ کہلانے والوں پر ہے۔ علماء اور مشائخ کا طرز عمل دنیا میں قابل افسوس اور آخرت میں قابل مواخذہ رہا۔ جنہوں نے اس فریضہ سے غفلت برت کر ہندوستان میں مسلم قوم کی آج یہ حالت کر دی۔

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں "علماء" کے اس گروہ کو پیش کر کے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی مامور اور مصلح کی کیا ضرورت؟ ہمارے "علماء اور مشائخ" جو موجود ہیں۔ وہ ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ پھر "مودودیانہ خیالات" کی پیروی کرنے والوں کو بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں میں اب خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے اثر سے غلط جہاد کا خیال دور ہو کر اس کی جگہ صحیح جہاد اکبر کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمان اب اہم ترین چیز اور اصلی جہاد تبلیغ اسلام ہی کو سمجھ رہا ہے۔ اور ہنگامہ آرائی فسادات اور تخریبی نوعیت کی تحریکوں اور خیالات سے اپنے آپ کو بالا کر کے نیک نمونہ۔ بہترین عمل اور تبلیغ دین کے ذرائع کو اختیار کرنے میں ہی کامیابی سمجھتا ہے۔ اور جاننے لگا ہے۔ کہ تلوار سونت کر ہر مخالف پر پل پڑنے کا نام جہاد نہیں۔ یہ خیال اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ اصلی جہاد تبلیغ اسلام ہی ہے۔

بالآخر مدیر "تنویر" کی خدمت میں بھی ہم یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اندر تبلیغ اسلام کا احساس پیدا ہونا بہت مبارک تحریک ہے۔ مگر جو طریق اپنے مضمون کے آخر میں انہوں نے بیان فرمایا ہے۔ کہ "نہ اس کے لئے انجمن سازی کی ضرورت ہے۔ نہ لمبے چوڑے چندے کی حاجت ہر مسلمان اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی اسلامی بنائے۔ تبلیغ خود بخود ہو جائے گی۔" اس خیال سے ہمیں اتفاق نہیں۔ اور نہ ہی یہ طریق قرآن مجید کا بیان فرمودہ ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ کہ جب تک ہر مسلمان اپنے آپ کو اسلام کا صحیح نمونہ نہیں بنائیگا۔ جب تک اس کے قول و فعل میں مطابقت نہیں ہوگی۔ جبتک وہ پہلے خود نیکی اور تقویٰ اپنے دل میں پیدا نہیں کریگا۔ اس وقت تک وہ کبھی اور کسی میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مگر ہر ایک مسلمان کا خالی اپنے آپ کو سچا مسلمان بنا کر اس خیال سے گھر میں بیٹھ جانا درست نہیں۔ کہ تبلیغ خود بخود ہوتی رہے گی۔ بلکہ اپنے اندر ایمان پیدا کرنے اور اپنے آپ کو اسلام کا بہترین نمونہ بنا لینے کے بعد اسے تبلیغ اسلام کے لئے میدان میں نکلنا ہوگا۔ اور ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ۔ اور بلّغ ما انزل الیک پر عمل کرتے ہوئے ہر خشکی و تری۔ ہر پستی و بلندی میں نہ صرف زبان حال سے بلکہ زبان قال سے خدا تعالیٰ کا حکم پہنچانا ہوگا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کہ مسلمانوں میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں مبلغین کی ایک باقاعدہ جماعت ہونی چاہیئے۔ جن کی تمام تر زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف ہو۔ صرف یہی کافی نہیں کہ ہر شخص نیک بن جائے۔ اور محض اپنی نیکی کو ہی تبلیغ سمجھے۔ بلکہ ہر شخص وقت نکال کر اپنے گرد و پیش رہنے والوں اپنے شہر والوں۔ اپنے ملک میں بسنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتا رہے۔ اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی جائے۔ بلکہ مسلمانوں کی ایک باقاعدہ امۃ (یعنی ٹرینڈ فوج) ہر وقت اسی کام میں لگی رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کام خود بخود نہیں ہو سکتے۔ جب تک ایک مکمل اور مضبوط نظام نہ ہو۔ اس کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے وعدہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میں مسلمانوں کی تنظیم کو مضبوط رکھنے اور ان کو ایک لڑی میں پروئے رکھنے کے لئے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں خود آسمان سے اس کا انتظام کروں گا۔ اور پھر اس نظام کے ذریعہ مسلمانوں کے خوف و ہراس کو امن سے بدل دونگا۔ پھر اس کام کو چلانے کے لئے ایک متحدہ مرکز کی ضرورت ہے۔ جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مبلغین کی جماعت کا مرجع ہو۔ اور ان پر کنٹرول رکھے۔ اور افراد بھی اسی مرکز کے ماتحت متحد ہوں۔ پھر لازماً ان تمام امور کو چلانے کے لئے مرکزی بیت المال کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ مالی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام ہو سکے۔ اس کے بغیر یہ خیال محض خیال ہی ہے۔ جو عملی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ اس وقت دنیا کے طبقہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا ہر چھوٹا بڑا۔ مرد اور عورت تبلیغ اسلام کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور اس جماعت کے سینکڑوں مبلغ بیرونی ممالک یورپ۔ افریقہ امریکہ اور جزائر میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور درجنوں ہندوستان میں۔ جماعت کا اپنا بیت المال موجود ہے۔ اور اس طرح تبلیغ کا کام خدا کے فضل سے ٹھوس رنگ میں ہو رہا ہے۔ کاش دین کا درد اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے مسلمان وقت کی نزاکت اور تبلیغ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی اس لڑنے والی فوج میں شامل ہو جائیں۔ جو دنیا کے چاروں کونوں میں اسلام کی مخالف طاقتوں سے برسر پیکار ہے۔

نئے ارض وسماء

لائیڈن یونیورسٹی کے دو مستشرقین سے ملاقات

(از نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب مجاہد احمدیت)

چند دن ہوئے خاکسار اور عبد العزیز صاحب جو یہاں ایک مخلص تاجر احمدی ہیں۔ ہالینڈ میں ایک صنعتی نمائش دیکھنے کے لئے گئے اپنے اس سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم ہالینڈ کی مشہور یونیورسٹی کا صدر مقام لائیڈن Leiden بھی دیکھنے کے لئے گئے اور اپنے ہمراہ ہالینڈ کے احمدی نوجوان مسٹر ظفر اللہ کاغ کو بھی لے گئے۔ اور وہاں دو مشہور مستشرقین کو ملے۔ احمدی احباب کی دلچسپی کے لئے اس گفتگو کا ملخص تحریر کرتا ہوں:۔

دو مستشرقین میں سے ایک کا نام کریمر Cramer اور دوسرے کا نام کرامر ہے ثانی الذکر ہندوستان بلکہ قادیان بھی ہو آیا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ سے بھی مل چکا ہے پہلے روز ڈاکٹر کریمر کو ملے۔ اور اس کے لئے دو کتب اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت یا حقیقی اسلام تحفہ لے گئے۔ دونوں کتب اس نے بہت خوشی سے قبول کیں اول الذکر کتاب اس کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر موصوف کو اس بات سے بہت دلچسپی تھی۔ کہ احمدیہ جماعت کے دو فریق کس طرح ہو گئے۔ علیحدگی کے موجبات کیا تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ انہیں بتایا گیا نیز اس ترقی کے بارہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا۔ جو مبائع جماعت نے لاہوری جماعت کی نسبت کی ہے۔ نیز جنگ کے بعد جو ہماری تبلیغی مساعی اور خاص جدوجہد شروع ہوئی اس کے متعلق بھی بتایا گیا۔ وقف زندگی اور وقف جائیداد کے مطالبات اسے بتلائے گئے۔ ڈاکٹر موصوف سے ہماری قریباً ایک گھنٹے تک ملاقات جاری رہی اور ہمارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آئے ہماری گفتگو میں ان کی بیوی بھی بہت دلچسپی لیتی رہیں۔ ان کی بیوی OXFORD GROUP کے ہم خیالوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور وہ الہام کی قائل ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ ہر بات جو دل میں آئے۔ وہ الہام نہیں ہو سکتی۔ بلکہ الہام کے جاننے کا بھی ایک معیار ہے۔ جس کو حضرت مسیح نے اور کتب سابقہ نے بھی بیان کیا ہے مسیح کی تعلیم کے متعلق ان کا خیال تھا۔ کہ ضروری تعلیم اس میں آ گئی ہے۔ اس بارہ میں بھی انہیں بتایا گیا۔ کہ مسیحی تعلیم ناقص ہے۔ اور اسلام کی تعلیم مکمل ہے

ڈاکٹر کریمر عربی اور فارسی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہماری گفتگو میں نماز کے فلسفہ کے متعلق بات چھڑ پڑی۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ لفظ صلوٰۃ ہی نماز کے فلسفہ کو بیان کرتا ہے جیسا صلی النار کے معنی ہیں آگ جلا۔ اور صلوٰۃ کا مقصد بھی چونکہ خدا تعالیٰ کے عشق کی تپش پیدا کرنا ہے۔ اس لئے اس کا نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیت نے اسلام کو عمدہ رنگ میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایک دوست جنہوں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ نے ان سے کہا۔ مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کے خلاف ان کو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کی بنیاد پر وہ اسلام پر نکتہ چینی کر سکیں۔ سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے۔ کہ اسلام توحید میں بہت مبالغہ کرتا ہے۔ چنانچہ اسکا انہیں جواب دیا گیا۔ کہ مبالغہ کرنے کے تو عیسائی ملزم ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے نام Review of Religions جاری کر دیا جائے۔

دوسرے روز ہم ڈاکٹر کرامر کو ملے۔ یہ صاحب بھی مستشرق ہیں اور ہالینڈ کے عیسائی مبلغوں کو تبلیغ کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ان سے گفتگو زیادہ سیاسی ہوتی رہی۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ احمدیوں کا موجودہ سیاسیات ہندوستان میں کیا رویہ ہے۔ باہم بے اعتمادی جو ہندو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو دور کرنے کا حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا حل پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس حل کی عمدگی کو تسلیم کیا ہے۔

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

بہ تسلسل اعلان مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۴۷ء جن مزید جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے جدید انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے۔ یہ تقرریاں یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۵۰ء تک صرف تین سال کیلئے ہیں۔ اس عرصہ میں کسی عہدہ دار کی تبدیلی اور علیحدگی وغیرہ کی وجہ سے ضمنی انتخاب کیا جانا ضروری ہوگا۔ اور یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ نئے منتخب شدہ عہدہ دار کی اطلاع فوراً نظارت علیا میں کی جائے۔

جماعتوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ نظارت علیا صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دیتی ہے۔

(۱) امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سکرٹری۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف وتصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب (۲) امراء اور نائب امراء کی منظوریوں کا اعلان علیحدہ ہوا کرے گا۔ (۳) مندرجہ بالا سیکرٹریوں کے نائب جہاں کہیں ہیں۔ وہ مقامی عہدہ دار ہیں نظارت علیا سے ان کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں (۴) مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دفاتر متعلقہ میں لکھ کر حاصل کی جائے نظارت علیا کی طرف سے ان عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان نہیں ہوگا۔

(الف) قاضی — نظارت قضاء سے
(ب) محصل — بیت المال سے
(ج) سیکرٹری تحریک جدید — وکیل الدیوان تحریک جدید سے
(د) سیکرٹری مال تحریک جدید — وکیل المال تحریک جدید سے
(ہ) تحریری مجلس — نظارت امور عامہ سے
(ز) امام الصلوٰۃ وخطیب — تعلیم وتربیت سے

یاڑی پورہ۔ کشمیر

۱۔ پریذیڈنٹ :- راجہ غلام محمد خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ — پیر غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال — راجہ عطاء اللہ خان صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت، امور عامہ — غلام محمد خان صاحب

طائین

۲۔ پریذیڈنٹ :- میاں گاماں صاحب
سیکرٹری مال :- جلال الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ :- میاں عبد الرحمٰن صاحب

شہدرہ وپٹھانہ تیر

۳۔ پریذیڈنٹ :- دوست محمد خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ :- کرم دین صاحب
سیکرٹری مال :- عبد الستار صاحب

بیلاکوبہ۔ بنگال

پریذیڈنٹ — ماسٹر شمس الدین
امین — پردھان صاحب
سیکرٹری مال — شہید الاسلام
محاسب — پردھان صاحب
سیکرٹری تبلیغ :- شہید الحق صاحب
سیکرٹری تعلیم :- پنڈت سید علی صاحب
سیکرٹری امور عامہ :- احمد علی پردھان صاحب

چک ۹ عبد الستار والا

پریذیڈنٹ — مسٹر غلام نبی صاحب بی اے

کنویاں (کشمیر)

پریذیڈنٹ :- منشی علی بہادر خان صاحب
وائس پریذیڈنٹ — کالا خان صاحب
سیکرٹری — محمد حسین صاحب

منگناڑ (پونچھ)

پریذیڈنٹ — فضل حسین صاحب
سیکرٹری — زرداد خان صاحب

ڈیرہ اسمٰعیل خان

سیکرٹری امور عامہ :- خان صاحب حاجی غلام حق صاحب
سیکرٹری مال :- ساجد اد علوی صاحب پنشنر
سیکرٹری تعلیم وتربیت :- بابو محمد حسین صاحب پنشنر
سیکرٹری تبلیغ :- ایضاً

اوڑ ضلع جالندھر

پریذیڈنٹ :- حکیم بشیر محمد صاحب
سیکرٹری مال ومحاسب :- حکیم عبد اللطیف صاحب نصرت
سیکرٹری تبلیغ :- رحمت علی صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت :- عبد المجید صاحب

نسیم آباد

پریذیڈنٹ :- مرزا اکمل بیگ صاحب
سیکرٹری تبلیغ :- چوہدری فضل احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت :- خان حبیب اللہ خان صاحب
سیکرٹری مال :- مرزا احمد صادق صاحب :- سیکرٹری امور عامہ وخارجہ :- چوہدری سردار محمد صاحب

ضروری خبریں

وائسرائے ہند لنڈن جا رہے ہیں

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ دہلی اور لنڈن سے بہ یک وقت ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وائسرائے نے ہندوستان کو اختیارات منتقل کرنے کے سلسلے میں جو تجاویز بھیجی تھیں۔ ان پر گذشتہ دس دن تک برطانوی گورنمنٹ نے پوری طرح غور کیا ہے۔ گورنمنٹ عام طور پر ان تجاویز کے حق میں ہے۔ لیکن چونکہ ان تجاویز کا ہندوستان برطانیہ بلکہ دنیا بھر پر گہرا اثر پڑنے والا ہے اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آخری بار غور کرنے کے لئے وائسرائے ہند تھوڑے دنوں کے لئے لنڈن آ جائیں۔ امید ہے کہ وائسرائے ہند ایک آدھ دن تک ہی لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲ جون سے قبل واپس دہلی پہنچ جائیں گے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ پانچ ماہ کے بعد پارلیمنٹ کا جو سیشن ہوگا اس میں انتقال اقتدار کے سلسلے میں آخری فیصلے کئے جائیں گے۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ اس عرصہ میں تمام ابتدائی مراحل طے کر لئے جائیں۔

۲ جون کو جن تجاویز کا اعلان ہوگا معلوم ہوا ہے کہ اس میں اس امر کا قطعی اور دو ٹوک فیصلہ کر دیا جائے گا۔ کہ ہندوستان متحد رہے یا تقسیم ہو جائے۔ وائسرائے کو لنڈن بلانے کا فیصلہ کل رات وزارت نے مسٹر اٹیلی کی صدارت میں کیا۔

وائسرائے کی مسٹر جناح اور دیگر لیڈروں سے ملاقاتیں

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ آج شام کو ساڑھے پانچ بجے وائسرائے ہند نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی۔ اس سے پیشتر آپ نے مسٹر لیاقت علی خان، سردار پٹیل، مہاراجہ پٹیالہ اور مہاراجہ فریدکوٹ سے بھی ملاقات کی۔ رات کو پنڈت نہرو سے بھی آپ نے تبادلہ خیالات کیا۔

لاہور میں فساد

لاہور ۱۶ مئی۔ آج دن بھر شہر کے اندرونی حصہ میں جھگڑے جاری رہے۔ اکا دکا حملوں آتشزدگی اور بارودی بوتلیں پھینکنے کا سلسلہ جاری رہا۔ کل چوبیس گھنٹہ کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا تھا۔ آج کچھ عرصہ کے لئے کرفیو کی پابندی ہٹانے کے بعد پھر بارہ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ رات کو نسبتاً امن رہا۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے شہر کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ مسلم لیگی زعماء نے بھی شہر میں پھر کر امن قائم کرنے کی کوشش کی۔ ابتک ۳۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

تنخواہ کمیشن کی سفارشات اور حکومت ہند

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ حکومت ہند نے تنخواہ کمیشن کی سفارشات کے بنیادی اصولوں کو منظور کر لیا ہے۔ البتہ چند ایک امور میں اختلاف کیا ہے۔ کمیشن نے سفارش کی تھی کہ ہزار روپیہ سے زیادہ تنخواہ لینے والے افسروں کو الاؤنس نہ دیا جائے۔ اور شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افسروں کے الاؤنسوں میں کوئی امتیاز نہ کیا جائے۔ حکومت نے یہ دونوں باتیں تسلیم نہیں کیں۔ ان سفارشات کے مطابق تنخواہوں اور الاؤنسوں کے نئے سکیلوں پر عمل کرنے سے حکومت ہند کو ہر سال تیئس کروڑ روپیہ زائد خرچ کرنا پڑے گا۔ اس میں سے ۱۴ کروڑ روپیہ ریلوے اور ڈاک و تار کے محکموں کے ملازمین پر خرچ ہوگا۔

مسٹر جناح کا پیغام

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ مسٹر محمد علی جناح نے اتحاد المسلمین ریاست حیدرآباد کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ وقت مسلمانان ہند کے لئے سخت نازک ہے ہمارے آج کے فیصلے صدیوں تک مسلمانوں پر اثر انداز رہیں گے۔ اس لئے ہمیں ہر قدم پورے غور و خوض اور احتیاط کے ساتھ اٹھانا چاہئے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ دہلی کے موجودہ اہم آئینی مذاکرات کی وجہ سے میں دہلی چھوڑ کر اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا۔

گورنمنٹ کی طرف سے امدادی رقوم دینے کا اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے پچیس ۲۵ ہزار روپے کی رقم الگ کر دی ہے جس سے مالی سال رواں کے دوران میں نوجوان تعلیم یافتہ پنجابیوں کو صنعتی ذرائع سے معاش پیدا کرنے میں مدد دینے کی غرض سے امدادی رقوم دی جائیں گی۔ یہ امدادی رقوم ان افراد کو جنہوں نے کسی خاص صنعت و حرفت میں ٹریننگ لی ہو۔ اس سے متعلقہ کاروبار صنعت یا حرفہ کے جاری کرنے کیلئے عطا کی جائیں گی۔ جو لوگ پہلے ہی کسی کاروبار یا حرفہ میں مصروف ہیں۔ ان کو اپنی سرگرمیوں کی توسیع کیلئے بھی امدادی رقوم دی جا سکتی ہیں۔ چند افراد کے مجموعے یا کوآپریٹو اداروں کو ترجیح دی جائے گی۔

معمولاً کوئی امدادی رقم ڈیڑھ ہزار روپیہ سے تجاوز نہیں کرے گی۔ لیکن خاص حالتوں میں اس سے زیادہ رقم بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ رقوم نہ تو واپس لی جائیں گی۔ اور نہ دوبارہ دی جائے گی۔ لیکن عام طور پر اس شرط کے تحت ہونگی کہ امداد پانے والا کم از کم اتنی ہی رقم اپنی جیب سے خرچ کرے۔ جتنی کہ گورنمنٹ نے دی ہے۔

اس سکیم کا مقصد صوبے میں بے روزگاری کو دور کرنا اور صنعت و حرفت کو ترقی دینا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم بالخصوص ذیل کے کاموں کیلئے دی جائیں گی۔

ا۔ آلات۔ اوزاروں اور کلوں کی خرید معہ ان کے نصب کرنے کے اخراجات کے۔

ب۔ امداد پانے والے کو اس قابل بنانا کہ کسی صنعت کو تجارتی پیمانہ پر چلانے میں جو مشکلات ابتدا میں پیش آتی ہیں وہ ان پر غالب آ جائے۔

ج۔ ابتدا میں پیداوار کے کم ہونے کی وجہ سے جو نقصان ہو اس کی تلافی کیلئے مدد دینا۔

د۔ خاص حالتوں میں کاروباری سرمایہ بہم پہنچانا۔ نیز دیگر ایسی اغراض کے لئے امداد دینا۔ جن کو گورنمنٹ منظور کرے۔

اس سکیم کے ماتحت امدادی رقوم کے حصول کے لئے درخواستیں درخواست دہندہ کے ضلع ڈپٹی کمشنر کے پاس ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مسٹر چندریگر کے اعزاز میں دعوتیں

لنڈن ۱۵ مئی۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی بلاک کے ممبر مسٹر محمد اسمٰعیل چندریگر کامرس ممبر ان دنوں لنڈن میں مقیم ہیں۔ کل ہاؤس آف کامنز کی طرف سے آپ کے اعزاز میں لنچ دیا گیا۔ جس میں لارڈ لسٹویل وزیر ہند اور نائب وزیر ہند بھی شامل ہوئے۔ انڈیا ہاؤس میں بھی آپ کو دعوت دی گئی جس میں دو سو سے زیادہ افراد مدعو تھے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں اور برطانیہ کے کاروباری حلقہ کے سرکردہ اراکین کے علاوہ روس، چین نیپال، سیام اور مصر کے سفراء بھی موجود تھے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ۔ اور وزیر ہند لارڈ لسٹویل نے بھی اس میں شرکت کی مسٹر چندریگر نے برطانیہ کے بیوپاری طبقہ کے نمائندوں سے دیر تک برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی تعلقات کے موضوع پر گفتگو کی۔

گاندھی جی کی کلکتہ سے روانگی

کلکتہ ۱۵ مئی۔ گاندھی جی چھ دن کلکتہ ٹھہرنے کے بعد عازم پٹنہ ہو گئے۔ آپ نے آج کلکتہ کے فساد زدہ علاقہ کا دو گھنٹہ تک دورہ کیا۔ آپ کے ہمراہ بنگال گورنمنٹ کے وزیر مسٹر محمد علی بھی تھے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ فساد زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال اگست کے فساد کی نسبت اس دفعہ بہت کم نقصان ہوا امید ہے کہ اب شہر میں امن رہے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ شہر میں ہندو اور مسلمان الگ آبادیوں میں اور دو مخالف کیمپوں کی طرح تقسیم ہو گیا ہے۔ دوبارہ دونوں قوموں میں کس طرح اتحاد کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ آپ نے کہا اسکا طریق یہی ہے کہ ایک فرقہ پہل کرے۔ اور عدم تشدد پر کاربند ہو کر دوسرے فرقہ کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرے۔ اس سلسلے میں میں چاہتا ہوں کہ مسلمان پہل کریں۔

تحریک جدید دفتر دوم کے سال دوم کی پانچہزاری فوج

کئی دوست ہیں جو دریافت کرتے ہیں کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شمولیت کی شرط کیا ہے۔ ہر احمدی نوٹ فرمالے کہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہونے کی شرط یہ ہے کہ کم از کم اپنے ایک ماہ کی آمد کا نصف دے۔ اور انیس سال تک کچھ نہ کچھ اضافہ سے بڑھاتا جائے۔ اگر کسی کی آمد کسی وجہ سے کم ہو جائے تو جو اس سال کی آمد ہوگی اس کے مطابق دینا ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد اس سال پانچ صد روپیہ ہے۔ اس کے حساب سے اس سال کا چندہ ادا کیا جائے۔ پھر آئندہ کسی سال میں پچاس ہو گئی تو اس سال پچاس روپیہ کے حساب سے ادا کرے گا۔ یاد رہے کہ دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی میعاد ۳۱ مئی تک ہے۔ ہر مخلص احمدی کو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونا چاہئے۔ تا وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی کو جو پانچ ہزار سپاہی دے سکنے کی ہے پورا کرنے میں حصہ دار ہو۔

عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی
فضل محمد ہوسٹل — ۵/۳۱/-
محمد اشرف صاحب بورڈنگ تحریک جدید — ۲۲/-
خلیل احمد صاحب " " — ۵/۴
پیر ہارون الرشید صاحب " — ۵/۸
استانی صادقہ اختر صاحبہ قادیان — ۱۵/-
امۃ الہادی صاحبہ دارالرحمت — ۶/-
مختار احمد صاحب " — ۶/-
نعمت اللہ صاحب — ۳۷/-
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب " — ۵/۴
امۃ الحفیظ صاحبہ دارالرحمت — ۵/۲
امۃ الحفیظ صاحبہ " — ۶/-
امۃ الرفیق صاحبہ " — ۶/-
مہر بی بی صاحبہ " — ۵/-
والدہ مولوی عطاء اللہ صاحب ملازم فوج دارالرحمت — ۱۶/-
رشیدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب دارالرحمت — ۱۰/-
نور بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب " — ۲/-
مسعودہ بنت محمودہ خاتون صاحبہ " — ۱۵/-
حافظ نور محمد صاحب۔ دارالعلوم — ۵/۱
اختر السلام صاحبہ بنت بابو محمد ابراہیم صاحب دارالعلوم — ۵/۸
خورشید جہان بیگم صاحبہ " — ۱۰/-
راحت بی بی صاحبہ اہلیہ خوشی محمد صاحب دارالفضل — ۵/-
حمید اللہ صاحب پسر شیخ محمد اکرام صاحب دارالفضل — ۳۵/۴
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اکرام صاحب دارالفضل — ۵/۱۲
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ حمید اللہ صاحب دارالفضل — ۵/۳

مہتاب بیگم صاحبہ اہلیہ حمید اللہ صاحب دارالفضل — ۵/۱
محمد لطیف صاحب پسر محمد اسماعیل صاحب مرحوم دارالفضل — ۵/۸
والدہ غلام یٰسین صاحب دارالبرکات — ۱۲/-
امۃ اللطیف صاحبہ بنت بابو محمد بشیر صاحب دارالبرکات — ۶/-
امۃ الحی صاحبہ " " " — ۶/-
محمد جمیل صاحب پسر " " — ۶/-
محمد رفیق صاحب " " " — ۶/-
بابو امجد علی صاحب دارالبرکات شرقی — ۴۱/-
محمد یونس جان خان صاحب ڈاک سرخ ڈھیری " — ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ " — ۱۵/-
" قاری غلام مجتبیٰ صاحب " — ۱۱/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب " — ۵/-
اہلیہ ماسٹر عبدالکریم صاحب " — ۵/۱
مصلح الدین صاحب بنگالی دارالانوار — ۵/۴
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب دارالانوار — ۶/-
سلیمہ خانم صاحبہ حلقہ مسجد مبارک — ۱۰/-
مستری محمد الدین صاحب معمار دارالفتوح — ۳۱/-
میاں اللہ بخش خانصاحب دارالفتوح — ۶/۲
اہلیہ صاحبہ فضل الدین صاحب حلقہ مسجد فضل — ۶/-
عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ فضل محمود صاحب " — ۵/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ " — ۵/۱
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالاحد صاحب دارالشکر — ۵/۱
رضیہ صاحبہ بنت غلام حسین صاحب " — ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " — ۵/۱۲
سراج المنیر صاحب دارالسعت — ۴/-

مہر غلام محمد صاحب دھرم کوٹ بگہ — ۵/۸
خورشید احمد صاحب پٹواری حلقہ ٹھول — ۳۱/-
پسران و دختران چوہدری سیقے خانصاحب غازی کوٹ — ۲۵/۵
چوہدری محمد شفیع صاحب دیالگڑھ — ۱۶/۴
" فقیر محمد صاحب لودھی ننگل — ۵۰/-
" محمد حسین صاحب بھاگووال سیالکوٹ — ۲۱/-
سید احمد صاحب " — ۲۱/-
مبارکہ بی بی صاحبہ " — ۱۱/-
شہاب بیگم " — ۵/۴
خان عبدالحمید صاحب نیازی نئی دہلی — ۱۰۰/-
ملک جمال الدین صاحب کمبڑ یالوی — ۲۱/-
میاں محمد ابراہیم صاحب ننگل شاہو سیالکوٹ — ۵/۲
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام جیلانی صاحب امرتسر — ۵/۴
" " چوہدری انور حسین صاحب " — ۶/-
رشیدہ بیگم صاحبہ اجنالہ — ۵/۲
عمر الدین صاحب دھیرو وال امرتسر — ۴/-
چوہدری محمد اقبال صاحب انسپکٹر پولیس سول لائن لاہور — ۲۳/-
چوہدری دین محمد صاحب ہانڈو لاہور — ۵/۴
" غلام محمد صاحب " " — ۵/۱
بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ہٹی لاہور — ۵/۸
چوہدری علم الدین صاحب چک ۲۹ ٹیرچک — ۲۵/-
والدہ مختار احمد صاحب " — ۱۰/-
نواب بی بی صاحبہ اہلیہ علم الدین صاحب " — ۵/-
محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خاں — ۳۰/-
صاحبزادی صاحبہ آپ بہ شیخو پورہ — ۵/۸
نور محمد صاحب چک ۲۴ " — ۵/۸
چوہدری محمود احمد صاحب چک ۱۱۴ جھورٹ " — ۱۰/-
رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام قادر صاحب " — ۱۰/-

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ چک ۸۸ شیخوپورہ — ۱۱/-
شاہد احمد صاحب پسر مسعود احمد صاحب " — ۶/-
چوہدری نواب الدین صاحب چک دھیدو — ۱۵/-
عطاء الرحمن صاحب ننکانہ — ۵/۱
میاں قمر الدین صاحب گجرانوالہ — ۵/۲
محمد نواز صاحب " — ۵/۲
ہمشیرہ ملک محمد نذیر صاحب وزیرآباد — ۱۰/-
چوہدری محمد علی صاحب اکال گڑھ — ۵/۲
اہلیہ محمد شفیع صاحب گجو چک — ۵/۱
امیر الدین صاحب چک ۵ ادرکھانہ جھنگ — ۱۰/-
مشتاق زہرہ صاحبہ چک ۳ سرگودھا — ۶۱/-
سردار خانصاحب " چک ۷۱ سرگودھا — ۱۱/-
میاں امام الدین صاحب مونگ گجرات — ۶/۴
سکینہ بی بی صاحبہ تہال " — ۶/-
حکیم سراج الدین صاحب شادیوال خورد — ۹/۸
مہر فضل داد صاحب چھوکر خورد گجرات — ۱۱/۸
فضل احمد صاحب جسوکے " — ۵/۱
زینب بی بی صاحبہ چک کتانوالی " — ۶/۸
برکت علی صاحب کرنانوالہ " — ۲۵/-
راجہ خان بہادر صاحب کوٹ جہلم — ۳۰/-
حبو اللہ ولایت خانصاحب " — ۲۸/۴
خواجہ مظہر اللہ صاحب مردان — ۱۰/۴
رفیع اللہ صاحب پسر " " — ۵۰/۸
جمعدار زبید کلرک چوہدری محمد حسین صاحب واہ — ۸۰/-
عبدالعزیز صاحب بٹ کوہالہ مستونگ — ۵/۲
چوہدری محمد اسماعیل صاحب حسن پور ملتان — ۷/-
میاں خان محمد صاحب کہروڑ پکا " — ۲۱/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک ۱۳۰ — ۵/۲
والدہ صاحبہ " " — ۵/۲
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب — ۵/۲
محمد انور صاحب پسر " " — ۵/۲
محمدی بی بی صاحبہ ہمشیرہ " " — ۷/-
سردار بی بی صاحبہ ۱۶۶ نہر مراد بہاولپور — ۵/-
ریشم بی بی صاحبہ " — ۵/-
سردار خانصاحب " — ۱۰/-
اہلیہ " — ۱۰/-
" مرحوم نصب الدین صاحب " — ۵/-

اہلیہ بھائی عبدالرحمن صاحب اوکاڑہ — ۵/۱
والدہ عاشق محمد صاحب پاکپتن — ۵/-
منشی لطیف احمد صاحب امام الدین صاحب " — ۵/-
محمد لبشارت الٰہی صاحب چک ۴۹/۱۲ منٹگمری — ۶/-
فضل الٰہی صاحب زیرہ فیروزپور — ۵/۴
شیخ محمود خانصاحب سکھانند " — ۵/۴
صادقہ بیگم صاحبہ سرہوعہ " — ۸/-
صالحہ صاحبہ " " — ۶/-
ام کلثوم صاحبہ " " — ۷/-
حکیم محمد ایوب صاحب گنگنہ — ۱۰/-
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ علا محمد خانصاحب پنشنر ددسوہہ — ۵/۱
مرزا غلام احمد صاحب کوٹلہ عبدالمالہ — ۱۵/-
شیخ عطاء الٰہی صاحب جالندھر شہر — ۱۲/-
غلام فاطمہ صاحبہ " — ۵/۳
محمودہ بیگم صاحبہ بنگہ جالندھر — ۵/-
جلال الدین صاحب " — ۶/-
بابو خاں صاحب — ۵/-
غلام بھیک صاحب نورکھپور — ۱۲/-
میاں نبی بخش کریاں کلاں جالندھر — ۶/-
آمنہ صدیقہ بیگم صاحبہ " — ۶/-
حیدر علی صاحب سربٹی " — ۱۱/-
اہلیہ " " — ۶/-
محمد منظور احمد صاحب نجمی ماچھی واڑہ — ۴/۸
ظہور احمد شاہ صاحب " — ۵/۴
اہلیہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب " — ۵/۲
مسعودہ بیگم صاحبہ " " — ۵/۲
بابو ناصر احمد صاحب سسٹور — ۴۰/-
استانی رحمت صاحبہ " — ۵/۴
حمیدہ بیگم صاحبہ " — ۵/۴
شاہ محمد صاحب نمبر ۲۸۰۷ انبالہ چھاؤنی — ۴۷/-
سپاہی عطاء اللہ صاحب نمبر ۲۶۸۷ " — ۲۳/-
نائک محمد علی صاحب " — ۲۵/-
سپاہی محمد اسماعیل صاحب نمبر ۲۷۷۹۵ " — ۱۰/۸
لیس نائک فضل کریم صاحب نمبر ۲۶۷۵۸ " — ۱۵/-
سپاہی محمد عبداللہ صاحب نمبر ۲۷۹۱۸ " — ۱۶/-
مستری منشی خانصاحب سوانکھی حصار — ۳۶/-
چوہدری حمید اللہ خانصاحب دہلی — ۱۰/-
اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب حیدرآباد سندھ — ۶/-
والدہ " " " — ۶/-

فتح محمد صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۲۷-۴
وزیر حسن صاحب گڑا شاہ جہانپور ۸-۲
بشیر الدین اسماعیل صاحب اکبرپور ۳۲-۸
محمد اسمٰعیل صاحب " ۳۲-۸
زبیدہ بیگم صاحبہ مونگھیر ۵-۴
خورشید جہاں بیگم صاحبہ
بیگو سرائے مونگھیر ۱۱-۰
حمید الدین صاحب بھوانی پور پوٹنہ ۱۷-۰
محمد سلیم صاحب اشرف کلکتہ ۱۲-۰
احمد الدین صاحب نمبر ۲۰۴۶۳۵ بنگال ۴۴-۰
ایم۔ جے چراغ بی بی صاحبہ ساتان کولم ۷-۰
کپتان منظور احمد صاحب C-A-E-S ۶۰۰/-
صوبیدار میجر غلام نبی صاحب " ۳۳۰/-
جمعدار فقیر محمد صاحب ۱۴۵/-
حوالدار کلرک فتح محمد صاحب A.B.P.O ۶۷/۴/۱۰
رحمت خانصاحب نمبر ۲۷۶۳۸ " ۲۱/-
فرط علی محمد صاحب نمبر ۱۱۳۵۲۵ ۲۳/۰ ۴/-
حوالدار عبدالرحمٰن صاحب ۱۰۵۲۰۵ پائینیرس ۱۱۰/-
کوارٹر ماسٹر حوالدار لال دین صاحب " ۸۰/-
نائک ٹیلر محمد رفیق صاحب کلیانوی " ۶۲/-
محمد اشرف صاحب گھٹیالوی F-E-M-۱۱ ۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " ۵۰/-
نصرت خانم اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب
انجینئر ایران ۲۰/-
ہدایت احمد صاحب ابن " " ۱۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب
چک چہور ۱۱۷ لائلپور ۱۱/-
ملک ظہور الدین صاحب سیالکوٹ ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/-
محمد صادق صاحب بنگہ جالندھر ۵/۲
عبد الستار صاحب " " ۵/۲
شریف احمد صاحب تھکاچوں " ۱۰/۲
رفیق احمد صاحب ۱۰/۲
اہلیہ صاحبہ احیاء الدین صاحب پشاور ۲۵/-
میمونہ بی بی صاحبہ " ۱۰/-
میاں بشیر احمد صاحب
لوہیانوالہ گوجرانوالہ ۱۰/-
فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ قمر النساء صاحبہ
دار الانوار قادیان ۱۰/-
چوہدری غلام سرور صاحب
چک چہور ۱۱۷ شیخوپورہ ۶/-
والدہ " " ۶/-
ناصرہ بیگم اہلیہ عبد الحق صاحب دار الرحمت قادیان ۵/-
باجرہ " اہلیہ عبد الغفور صاحب ۵/-

صفیہ سلطانہ بنت مرزا فضل بیگ صاحب
دار الرحمت قادیان ۵/-
غلام محمد صاحب چک نمبر ۹۳ ریاست بہاولپور ۸/-
فضل الدین صاحب " " ۱۰/-
غلام حسین صاحب " " ۱۱/-
شاہ محمد صاحب " ۸/-
علم الدین صاحب " ۱۰/-
فتح علی صاحب " ۷/-
چوہدری عبد اللہ صاحب جھول بہاولپور ۱۶/-
عطاء اللہ صاحب " ۱۱/-
عبد الحمید صاحب " ۱۱/-
محمد حسین صاحب " ۱۰/۴
" ولد محمد اسمٰعیل صاحب " ۸/۴
مرزا بشیر احمد بیگ صاحب
دفتر دعوۃ و تبلیغ ۴۲/-
مختار احمد صاحب متعلم فضل عمر ہوسٹل ۵/۸
محمد عبد اللہ صاحب طالب علم
والسد یو جامعہ احمدیہ ۱۰/-
طاہرہ صالحہ صاحبہ بنت آغا
عبد اللطیف صاحب دار الفضل ۶/-
حفیظہ صاحبہ اہلیہ کپتان محمد علی صاحب
دار البرکات ۲۵/-
اہلیہ راجہ ممتاز علی صاحب حلقہ مسجد مبارک ۲۰/-
والدہ شریف احمد صاحب سیالکوٹی " ۱/۵
محمد حسن ولد بشیر محمد صاحب
نگول گورداسپور ۱/۵
سبحان علی ولد علی بخش " ۱/۵
عائشہ بی بی صاحبہ دیال گڑھ گورداسپور ۶/-
میاں عبد الکریم صاحب باجوہ سیالکوٹ ۱۰/-
جمال الدین صاحب " ۵/-
فضل الدین صاحب ۵/-
ملک عنایت اللہ صاحب ممبر پالی ۱۱/-
چوہدری کرم بخش صاحب ہانڈو لاہور ۵/۸
" کرامت اللہ صاحب نارنگ
منڈی شیخوپورہ ۱۰۶/-
" بشیر احمد صاحب کرتی " ۱۴۵/-
شیخ چراغ الدین صاحب چک نمبر ۵۴۸ " ۵۲/-
محمد سلیم صاحب گوجرانوالہ ۱۰۰/-
خواجہ نور الحق صاحب گوجرہ لائلپور ۵/۴
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد خان صاحب چک ۳۱۲ لائلپور ۵/۴
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد خان صاحب چک ۳۱۲ لائلپور ۵/۴

چوہدری غلام علی صاحب چک نمبر ۲۱۲
کھنووالی لائلپور ۱۰/-
سکینہ اہلیہ غلام قادر صاحب " " ۵/۴
چوہدری نواب خان صاحب
چک ۱۱۶ سرگودھا ۱۵/-
مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر گجرات ۸۰۰/-
فضل الدین صاحب گجرات شہر ۱۰/-
زیب النساء بیگم صاحبہ دوالمیال ۲۵/-
مغلانی صاحبہ " ۱۲/-
مس غلام سرور صاحبہ خانپور بہاولپور ۵۰/-
مبارک احمد صاحب منٹگمری شہر ۱۲۵/-
نذیر بیگم صاحبہ بنت غلام قادر صاحب اوکاڑہ ۲۶/-
حسین بی بی صاحبہ سرگودھا ۵/۲
جنت بی بی صاحبہ ۵/۲
محمد حیات صاحب ۵/۲
سید مبارک احمد صاحب ہوشیارپور شہر ۳۸/-
میاں برکت علی صاحب لدھیانہ ۱۱/-
محمد بخش صاحب ارائیں خانپور پٹیالہ ۵/-
قادر بخش صاحب " " ۵/-
فتح محمد صاحب " " ۵/-
قطب الدین صاحب " " ۵/-
اللہ بخش صاحب " " ۵/-
اللہ بخش صاحب " " ۵/-
الف دین صاحب " " ۵/-
عبد الغنی صاحب " " ۵/-
غلام حسین صاحب " " ۶/-
محمد اسمٰعیل صاحب پسر لوٹا صاحب خانپور پٹیالہ ۷/-
رانجھا عرف کرم الدین صاحب " ۵/-
اللہ بخش صاحب ولد رکھا " ۵/-
کپتان دوست محمد صاحب انبالہ چھاؤنی ۱۰۰/-
چوہدری مبارک احمد صاحب سرسہ ۷/۴
نذیر احمد صاحب قریشی دہلی ۱۳۱/-
سعیدہ بیگم صاحبہ " ۳۱/-
امۃ الرشید اہلیہ ظہور الحق صاحب " ۱۵/-
غلام احمد صاحب صوبہ ڈیرہ سندھ ۴/۸
امام الدین صاحب اجمیری نامیر ٹھ ۱۱/-
محمد علیم الدین صاحب لکھنؤ ۱۰۰/-
ضمیر احمد صاحب امروہہ ۲۵/-
خالد احمد صاحب جھنسی سی۔پی ۷۱/-
الیس شہاب احمد صاحب آرہ ۱۰/-
شوکت احمد صاحب " ۶/-
سپاہی عبد اللہ صاحب نمبر ۲۸۰۵۴
۵ ار گیرین کمپنی F.I.B.P.O ۱۳/-

فرز علی علی صاحب سیمبلپور اڑیسہ ۶/-
اہلیہ صاحبہ " مونگھیر ۹/-
شریف بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی
فیاض الدین صاحب گیرنگ ۵/۲
کیپٹن احمد محی الدین صاحب حیدرآباد دکن ۲۱۵/-
عبد الجبار صاحب نو مسلم متعلم " ۵/-
اے۔ ای۔ سے حفیظ احمد صاحب
ساتان کلم ۱۶/-
حوالدار غلام رسول صاحب S.E.A.C ۵۵/-
حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ جان محمد
صاحب موچی کھارہ ۵/۲
لانس نائک ہیر محمد صاحب
بی کمپنی ۲/۱۵ پنجاب رجمنٹ ۳۱/۱۲
جمعدار کلرک عبد الحمید صاحب A.B.P.O ۱۵۵/۱۲
سعد اللہ صاحب نوسنگ ہانگ " ۲۸/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران
از طرف لواحقین مرحومین ۳۶/-
طاہر احمد صاحب ابن ڈاکٹر
لال الدین احمد صاحب کمپالہ ۷/۲
رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
بشیر احمد صاحب درگانوالی ۱۲/-
نائک محمد افضل صاحب لاہور چھاؤنی ۷/-
عائشہ بی بی صاحبہ فیض اللہ چک ۱۰/-
انور سلطانہ صاحبہ " سیکرٹری لجنہ ۲۰/۸
ثریا بیگم صاحبہ " " ۵/۴
سراج اختر صاحبہ " " ۵/۲
فاطمہ بی بی صاحبہ " " ۵/-
اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گوجک ۵/۲
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد صدیق صاحب پاکپتن ۱۱/-
سید حیدر شاہ صاحب مونگ ۵/-
حافظ عزیز احمد صاحب
چنیوٹی دار البرکات ۲۵/-
. . . .
. . . . . .
شیخ رفیع الدین صاحب سرگودھا ۱۶۲/-
عبد الکریم و جنت بی بی صاحبہ
والدین عبد القدیر صاحب دار الرحمت ۱۱/-
عطاء الرحمٰن صاحب راوی روڈ لاہور ۱۱۰/-
شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی
مدرسہ احمدیہ ۶/-
اعز اللہ صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور ۵/۸
رقیہ بیگم صاحبہ دار الفتوح ۵/۲
امۃ اللطیف صاحبہ " ۵/۴

سلیمہ بیگم صاحبہ دار الرحمت ۱۵/-
اہلیہ مستری محمد یعقوب صاحب " ۵/-
بشریٰ صاحبہ " ۶/۱
چوہدری محمد یوسف صاحب
دفتر نشر و اشاعت قادیان ۲۵/-
رائے علی اکبر صاحب آنبہ شیخوپورہ ۷۶/-
رحمت بی بی صاحبہ ماڑی بچیاں
گورداسپور ۵/۴
امۃ العزیز صاحبہ دار البرکات شرقی ۱۰/-
کیپٹن محمد حیات صاحب قیصرانی
بحساب عزیز و اقارب ۱۲۴/۴
اہلیہ ملک محمد نذیر صاحب وزیرآباد ۱۰/-
سپاہی محمود احمد صاحب
نمبر ۲۷۲۰۴ ۱۴/۸
محمد صدیق صاحب نمبر ۲۲۱۲۴ " ۲۰/-
امۃ الحکیم صاحبہ منٹگمری ۱۲/-
چوہدری محمد جمیل صاحب
سول لائن لاہور ۱۹/-
علم الدین صاحب مونگ گجرات ۶/۴
اسرار محمد ابرار محمد صاحبان
قصبہ راٹھ یو۔پی ۱۰/-
سید عبد المجید صاحب
سندھ ۳۷/-
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ
عبد الرحیم صاحب دار الرحمت ۵/۴
فضل بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب
شاکر دار البرکات ۵/۴
سلیمہ صاحبہ اہلیہ صوبیدار
محمد حسین صاحب دار البرکات ۶/-
ملک ظہور الدین صاحب
شاہدرہ ۵/-
رحیم بخش صاحب شاہدرہ ۵/-
والدہ سید فخر الاسلام صاحب
تاندلیانوالہ ۱۵/-
سید محمود احمد صاحب ابن " " ۲۵
احمد الدین صاحب شادیوال
خورد گجرات ۶/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کپتان
عبد الحی صاحب پشاور ۵۱/-
محمد صدیق صاحب کٹھوعہ جموں ۱۵/-
خورشید بیگم صاحبہ اوکاڑہ منٹگمری ۷۵/-
محمد نصیر الدین صاحب جالندھر ۵/۱
محمد ایوب صاحب " " ۶/۶

تحریک جدید کے بارھویں سال کی پانچہزاری فوج

جہاں بارھویں سال کی پانچ ہزاری فوج کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ رمئی تک مرکز میں داخل کرے۔ کیونکہ اس سال یہاں ششماہی کا آخری دن ہے وہاں دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہدوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور زمیندار احباب سے بھی عرض ہے۔ کہ فرمایا! کہ زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر تک مدت مقرر ہے۔ اگر وہ ہمت کریں تو اپنے وعدوں کا بہت سا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس زمانہ میں قحط کی وجہ سے بوجھ بہت سے ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جس وقت انسان کو تباہی کے آثار نظر آتے ہیں تو قربانی کی روح بھی بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔"

پس زمیندار احباب بھی حتی الوسع کوشش کریں کہ دفتر اول کے وعدے یا دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے ۳۱ رمئی تک سو فیصدی مرکز میں داخل فرمائیں۔ فہرست یہ ہے

امام الدین صاحب سرہند ۵/-
منشی خلیل الرحمن صاحب لوہاری ۴۱/-
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۸/-
سید شرافت حسین صاحب دہلی ۵۳/-
ایم عبد الخالق صاحب " ۲۰/۷
محمد یوسف صاحب چنٹ کیمٹ روہڑی " ۱۶۲/-
زکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ " ۶۶/-
بچگان " " ۶/-
محمد ابراہیم صاحب والد مرحوم " " ۶/-
ولی محمد صاحب خسر " " ۶/-
نادار رشتہ دار " " ۶/-
عبد الرحمن صاحب کوٹ احمدیاں " ۸/۸/-
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن ۲۴/-
محمد اسمٰعیل صاحب بیر تنارگ " ۲۰/-
مستری محمد حسین صاحب کانپور " ۷/-
لیس نائک محمد الدین صاحب لکھنؤ ۴۰/-
کیپٹن محمد اسلم صاحب جھانسی ۶۰/-
مراد بخش صاحب جھانسی چھاؤنی ۲۰/-
لفٹیننٹ منظور الحسن صاحب ایم اے بنارس ۱۰۰/-
بابو عبد الغفور صاحب معہ اہلیہ
مرحومہ و موجودہ جے پور ۵۲/-
ڈاکٹر محمد سعید صاحب " ۳۶۵/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰۵/-
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب " ۱۶۰/-
سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ معین الدین
صاحب کیرنگ ۵/۸/-
سید صمصام الدین احمد صاحب
کرڈاپلی کیرنگ ۱۲/-
فرزندان و دختران محمد عبد اللہ صاحب
۱۳۸ حیدرآباد دکن ۹/-
والدہ مرحومہ حبیب اللہ خانصاحب ۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶/-

گل بانو بیگم صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ خانصاحب
۱۳۸ حیدرآباد دکن ۶/-
فرزندان و دختران " " " ۶/-
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن ۲۶۵/-
بیگم صاحبہ " " ۲۶۵/-
سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب " ۱۱۲/-
ماجدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ
عبد اللہ الہ دین صاحب " ۴۲/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ
سیٹھ بشیر علی صاحب " ۵۲/-
سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے " ۲۱۱/-
بیگم صاحبہ " " ۱۰۵/-
صالح محمد صاحب ابن " " ۱۷/۸/-
راشد محمد صاحب " " ۱۷/۸/-
سیٹھ فاضل الہ دین صاحب " ۲۱۱/-
بیگم صاحبہ " " ۱۲۶/-
محمد صالح ابن " " ۱۸/-
محمود احمد صاحب " " ۱۸/-
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت " " ۱۸/-
خان بہادر نواب احمد نواز جنگ صاحب
بہادر سکندرآباد دکن ۱۰۱۰/-
سیٹھ شریف احمد صاحب منصوری مدراس ۱۰۰/-
محمد ابراہیم صاحب کولمبو ۵۰/-
حبیب اللہ صاحب R ۶/۴/-
سپاہی برکت علی صاحب " ۳۰/-
لفٹیننٹ محمد وقیع الزمان صاحب ۵۰۰/-
[illegible] حضور کا خطبہ پڑھ کر
۵۰۰ کی رقم ادا فرمائی۔ جزاکم اللہ
سپاہی خوشی محمد صاحب ۲۵۸۳۶
۲۱۵ ریزن ۱۰/۴/-
شیخ محمود احمد صاحب پانی فورس ۳۰/-
کرنل غلام احمد صاحب " ۱۱۰۰/-
غلام حیدر صاحب ٹھونڈی جھنگلاں ۱۵/-

حوالدار فیض احمد خانصاحب پائی فورس ۳۵/-
حوالدار کلرک جلال الدین صاحب " ۱۱۱/-
ڈاکٹر لعل الدین صاحب منجانب محمد لطیف احمد صاحب والد کیپٹن ۱۱۰/-
" " مہتاب بی بی والدہ " ۴۰/-
" " فیروز بیگم صاحبہ اہلیہ " ۴۰/-
" " مختار احمد صاحب پسر " ۱۳/-
" " رشیدہ بیگم صاحبہ دختر " ۱۳/-
" " سعیدہ بیگم صاحبہ " " ۱۳/-
" " دلدار احمد صاحب پسر " ۱۳/-
" " محمودہ بیگم صاحبہ دختر " ۱۳/-
" " اقبال احمد صاحب پسر " ۱۳/-
" " نعیمہ بیگم صاحبہ دختر " ۱۳/-
" " افضال احمد صاحب پسر " ۱۳/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب مشہد ایران ۲۶/-
سید عبد الرحمن صاحب امریکہ ۱۶۸۵/۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۲۹۲/۵/-
والدہ مرحومہ " " ۲۹۲/۵
والد صاحب مرحوم " " ۲۹۲/۵
چھ بچگان " " ۶۰/-
[illegible]
ممتاز بی بی عرف بیگم بی بی دارالرحمت قادیان ۱۰/-
مائی گاکو صاحبہ " " ۱۲/۸
امۃ الرفیق صاحبہ دارالفضل قادیان ۱۶/-
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم
محمد زمان صاحب دارالرحمت ۵/-
امۃ اللطیف صاحبہ بنت احمد بیگ [illegible]
سرور خاتون صاحبہ بنت ماسٹر
خلیل الرحمن صاحب دارالرحمت ۵/۴/-
والدہ صاحبہ ثو[illegible] " ۵/-
مریم صاحبہ اہلیہ دوست محمد خانصاحب قادیان ۵/۴/-
امۃ السمیع اہلیہ مرزا عبد اللطیف صاحب " ۶/-
اقبال بیگم اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم
دارالعلوم قادیان ۱۶/-

والدہ چوہدری جلال الدین صاحب
دارالرحمت قادیان ۶/۶
مسعودہ ہمشیرہ " " " ۱۰/-
محمد نفیسہ اہلیہ دین محمد صاحب
دارالفتوح ۵/۸/-
استانی نور النساء صاحبہ دارالفضل ۵/۴/-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے قلم مبارک سے

اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ

احمدیہ دنیا میں یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ تحریک جدید کے وہ "مخلص مجاہد" جو "دفتر اول کے پہلے دس سال" کا "چندہ تحریک جدید سو فیصدی" ادا فرما چکے ہیں ان کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قلم سے اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ رقم فرما دیا ہے۔ جس کا بلاک بنوایا گیا ہے اور اب کوٹس سالہ حساب لکھ کر مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر وہ مجاہد جو پورے دس سال ادا کر چکا ہے وہ اپنا سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔

چونکہ سرٹیفکیٹ نہایت عمدہ اور بہترین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ جو فوٹو کی طرح فریم میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ بذریعہ ڈاک ارسال کرنے میں شکن پڑنے اور خراب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے احباب کرام "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" میں خود تشریف لا کر حاصل فرمائیں۔ اگر کوئی دوست خود نہ تشریف لا سکتے ہوں تو جس دوست کو وہ اپنی دستخطی تحریر دے دیں گے اس کے حوالہ ان کا سرٹیفکیٹ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیان کے احباب ظہر کے بعد شام تک لے سکتے ہیں۔

(۲) نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دفتر اول کے جو مجاہد انیس ۱۹ سال تک مالی جہاد کرتے چلے جائیں گے ان کو ایک انیس ۱۹ سالہ سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ پس ہر مجاہد انیس سال تک تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے کا پختہ ارادہ کرے۔

(۳) اسی طرح وہ جس نے دس سال پورے نہیں کئے۔ ایک دو سال خالی ہیں۔ یا بعض سالوں کا کچھ بقایا ہے۔ ان کے خالی سالوں کا چندہ یا بقایا وصول ہونے پر ان کو بھی سرٹیفکیٹ دیا جا سکے گا۔ پس اپنے سال پورے کرنے کی کوشش کریں۔ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ان کے حسابات سے اطلاع دے رہا ہے۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فاطمہ اہلیہ محمد حفیظ صاحب دارالفضل ۵/-
اہلیہ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
بشیخوپورہ ۱۰/-
سید سعید احمد صاحب جامعہ احمدیہ ۵/۸
ڈاکٹر محمد خان صاحب،
باندھی سندھ ۱۵/-
سردار حق نواز خانصاحب دارالفضل ۳۰/-
چوہدری عبد القیوم صاحب
سرائے عالمگیر ۱۹/۴

بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد الدین صاحب دارالفضل ۳/ ۵
سعیدہ بیگم اہلیہ ابوالفضل محمود صاحب دارالرحمت ۰/ ۱۱
سارہ بیگم اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب ۰/ ۶
چراغ بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین دارالرحمت ۰/ ۱۶
سردار بیگم اہلیہ بابو عبدالغنی صاحب " ۰/ ۱۲
محمد جان بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب مسجد فضل ۰/ ۸/ ۸
صابرہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد صاحب مسجد اقصیٰ ۴/ ۶
مائی عمر بی بی صاحبہ دارالرحمت ۸/ ۶
آمنہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد الدین صاحب دارالفضل ۰/ ۱۰
عائشہ صاحبہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ مسجد مبارک ۰/ ۵
خیر النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی دارالبرکات ۱۲/ ۶
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب چغتائی دارالفضل ۰/ ۳۶
اہلیہ صاحبہ علیم الدین صاحب قادرآباد ۱۲/ ۵
رانی اہلیہ صاحبہ حافظ ابراہیم صاحب دارالفضل ۰/ ۶
نیاز بی بی بنت سید گل محمد صاحب مسجد فضل ۸/ ۱۰
اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم دارالبرکات ۸/ ۵
رضیہ صاحبہ اہلیہ مرزا یعقوب بیگ صاحب دارالرحمت ۴/ ۵
زینب بیگم اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب " ۰/ ۱۱
اہلیہ ماسٹر مولا بخش صاحب دارالفتوح ۰/ ۱۴
اہلیہ مستری محمد لطیف صاحب " ۰/ ۹
والدہ ماسٹر نذیر خانصاحب " ۸/ ۹
اہلیہ میر وارث حسین صاحب مسجد فضل ۱۲/ ۱۲
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عطاء اللہ صاحب دارالبرکات ۴/ ۶
اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب " ۴/ ۹
" مستری عبدالحمید صاحب " ۴/ ۶
والدہ مولوی جلال الدین صاحب شمس دارالرحمت ۰/ ۵
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حشمت اللہ خاں دارالعلوم ۸/ ۵
اہلیہ مستری قطب الدین صاحب مسجد فضل ۴/ ۶
" ملک حسن محمد صاحب مسجد مبارک ۴/ ۸
" مدد خانصاحب مرحوم " " ۲/ ۱۲
امام الدین صاحب شریف آباد سندھ ۷/

رحمت علی صاحب شریف آباد سندھ ۰/ ۶
بشیر احمد صاحب بجو پور سہارنپور ۰/ ۸
بابا بدر امیت اللہ صاحب دنگل بھکور ۲/ ۵
عطا محمد صاحب نمبردار بسرا دان ۰/ ۲۴
ملک فتح محمد صاحب سلور سٹور قادیان ۸/ ۸
غلام رسول صاحب دعبوالسیدان ۸/ ۱۰
شیخ اللہ بخش صاحب بزاز مسجد فضل ۸/ ۱۳
صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ سلمہا ۱/ ۲۰۵
بابو محمد منیر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مردان ۴/ ۱۴
اہلیہ عبدالکریم صاحب ڈار دارالرحمت ۰/ ۱۳

چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پور سیالکوٹ ۰/ ۹/ ۴
عزیز بیگم اہلیہ صاحبہ " " ۰/ ۱۹
مبارکہ بیگم والدہ مرحومہ " " ۰/ ۲۸
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " " ۰/ ۱۹
امۃ القیوم صاحبہ " " ۰/ ۱۴
امۃ السلیم صاحبہ " " ۰/ ۱۴
رشیدہ بیگم ہمشیرہ صاحبہ " " ۰/ ۱۴/ ۵
کیپٹن محمد احمد صاحب پسر " " ۰/ ۵۰
نصرت افزا بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۰/ ۱۶

علی شیر صاحب ماچھی واڑہ ۶/ ۸
عبدالرحیم صاحب " " ۲/ ۸
ملک صفدر علی صاحب بمبئی ۰/ ۳۵
محمد خانصاحب باڈہ سندھ ۱۲/ ۱۲
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرناپور ۰/ ۱۰۵
شیخ فضل کریم صاحب اکال گڑھ ۰/ ۱۵
مولوی صدرالدین صاحب لوہنگ ۰/ ۱۰
احمد الدین صاحب مؤذن دارالبرکات غربی ۱۲/ ۵
محمد حسین صاحب " " ۱۲/ ۵
خدا بخش صاحب ادرحماں ۰/ ۱۲

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کہ دوست تحریک جدید کے اپنے وعدے ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کریں

فرمایا "میں آج جماعت کو پھر ایک دفعہ تحریک جدید کے چندوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں نئے سال کی تحریک پر چھ ماہ کے قریب گذر گئے ہیں (۳۱ مئی ۱۹۴۶ء کو چھ ماہ پورے ہو جائیں گے) گویا وعدوں کی تاریخ کے لحاظ سے میعاد میں سے صرف چھ ماہ باقی ہیں اور پہلے چھ ماہ ہی درحقیقت زیادہ زور کے ساتھ کام کے مہینے ہوتے ہیں۔ چونکہ وعدہ کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں کم سے کم وعدوں کا ساٹھ پینسٹھ فی صدی ادا ہو جانا چاہئے۔ پس میں پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کریں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بالکل واضح ہے۔ ہر احمدی جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ خواہ اس نے دفتر اول کے بارھویں سال کا وعدہ کیا ہوا ہے یا دفتر دوم کے سال دوم کے جہاد میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھتا ہے اسے اب اپنے اوپر ذاتی طور پر ہر قسم کی تنگی ڈال کر بھی اپنے وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء تک ادا کر لینا ضروری ہے۔ اس لئے کہ خدا وحدہٗ لاشریک کا پیارا نمائندہ بلا رہا ہے کہ اے خدا کے بہادر سپاہیو! آؤ! اور اپنے وعدوں کو پہلے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کر کے خدا کی رضا حاصل کرو۔ اس لئے آپ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں کہ ۳۱ مئی کا دن آنے سے قبل آپ مرکز میں اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

مولوی فضل الٰہی صاحب دارالبرکات غربی ۲/ ۶
بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ ورکشاپ ۰/ ۲۱۶
منجانب والدہ مرحومہ " " ۰/ ۲۸
اہلیہ و بچگان " " ۰/ ۱۹
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم دارالعلوم ۵/
والد مرحوم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور ۰/ ۵
مولوی بدرالدین صاحب فیض اللہ چک ۰/ ۶
محمد صدیق صاحب گیانی پسرور ۸/ ۵
حاجی ملک محمد شفیع صاحب نیرنگ ۰/ ۱۷۵

داؤد احمد پسر " " " ۰/ ۱۶
چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب واقف تحریک جدید ۰/ ۱۹
حگان بہادر محمد دلاور خانصاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۰/ ۱۶۵
بیگم صاحبہ " " " ۰/ ۳۳۰
محمد اکرام الحق صاحب بھاگلپور ۰/ ۱۰
ام اسمٰعیل صاحب سرائے نورنگ ۰/ ۶
خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب بارہمولا ۰/ ۴۲

فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب دارالعلوم ۰/ ۲۵
خدا یار صاحب پٹواری چک ۹۵ شمالی ۱۲/ ۷
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب دارالرحمت ۷/ ۵
فاطمہ صاحبہ اہلیہ بابو نور احمد صاحب چغتائی دارالرحمت ۴/ ۷
الیس ایم جمال الدین صاحب نیگمبو سیلون ۰/ ۵ ۴

محمد یونس صاحب مسجد مبارک ۰/ ۸
شیخ میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ ۰/ ۲۱
کیپٹن محمد حیات صاحب قیصرانی حیدرآباد سندھ ۴/ ۴۶
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کراچی ۰/ ۳۲۵
رشیدہ اہلیہ عبدالحق صاحب جالندھر ۰/ ۸
حوالدار کلرک عبدالقدیر صاحب دارالرحمت ۰/ ۱۵۳
حکیم محمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ " ۰/ ۱۵
شیخ نورالدین صاحب تاجر دارالفتوح ۰/ ۴۰
والدہ صاحبہ مستری محمد لطیف صاحب ۲/ ۶
اہلیہ صاحبہ صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت ۴/ ۱۴
برکت بی بی اہلیہ شیخ محمد اکرام صاحب " ۱۲/ ۵
بابو عزیز الدین صاحب ملکووال ۰/ ۱۴
چوہدری فضل خانصاحب کھوکھر گورداسپور ۰/ ۱۱
چوہدری ناظر علی صاحب کھوکھر گورداسپور ۰/ ۱۱
" نور خانصاحب " ۰/ ۸
اہلیہ محمد مسعود احمد صاحب دارالرحمت ۱۲/ ۵
پیر عبدالحمید صاحب " ۰/ ۲۵
چوہدری علیم الدین صاحب بھینی سیدوال ۸/ ۵
" محمد الدین صاحب آنبہ ۰/ ۵۲
" " منجانب حضرت نبی کریم صلعم ۰/ ۱۲
چوہدری مرید احمد صاحب آنبہ ۰/ ۱۲
بابو احمد اللہ صاحب دارالعلوم ۸/ ۱۰
حمیدہ بیگم صاحبہ بنت اکبر علی صاحب " ۰/ ۳۱
محمودہ ثروت انعام اللہ صاحب " ۰/ ۸
اہلیہ چوہدری دوست محمد خانصاحب ایم۔ اے جالندھر ۰/ ۱۰
ایم زیڈ دین صاحب پنگاڈی مالابار ۰/ ۶۵۵
اہلیہ صاحبہ " " " ۰/ ۴۵
محمد عیسیٰ جان صاحب دارالبرکات شرقی ۰/ ۵۰
عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۰/ ۱۰
کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ۰/ ۶۵۱
سید فخر الاسلام صاحب اوورسیر قادیان والہ ۰/ ۵۰
ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب [illegible] ۰/ ۱۰
سید محمد یوسف صاحب بھمبر ۴/ ۲۴
سید فضل شاہ صاحب " ۸/ ۶
سید محمد شفیع صاحب " ۴/ ۸
منشی غلام محمد صاحب سعد اللہ پور ۰/ ۱۱
صوفی رحمت اللہ صاحب دیب گراں ۰/ ۱۲
چوہدری نذیر حسین صاحب دوالمیال ۰/ ۲۹
میاں اللہ لوک صاحب تارڑ جودھا ۸/ ۶